امیر المومنین فی الحدیث شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے

درسِ حدیث کی خصوصیات اور بیانِ تفہیم و تشریح

مولانا عبدالقیوم حقانی مدرس دارالعلوم حقانیہ و نائب مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

ہمارے شیخ و مربی، محدثِ کبیر، امام العصر، قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اپنے زمانے کے عظیم محدث، استاذ الکل، علوم روایت کے مسند، مشکلاتِ علوم اور مشکلاتِ حدیث کے مدار تھے۔ آپ کے بخاری و ترمذی کے امالی و تقاریر، بے نظیر ابحاث، نفیس تحقیقات، روایت و درایت اور حدیث و فقہ کے لحاظ سے ممتاز رہتے۔ آپ کے درسِ حدیث کی تمام تر خصوصیات، اندازِ تدریس، اندازِ بیان، تفہیم و تشریح، تحقیق و بیانِ مذاہب اور اس سلسلہ سے متعلق تمام پہلوؤں کا نہ تو استقصاء ممکن ہے اور نہ الفاظ کے سانچہ میں انہیں ڈھالا جا سکتا ہے اور نہ یہ کسی کے بس کی بات ہے۔ کیونکہ صحیح طور پر آپ کی درسی تقاریر اور دروس کو وہی شخص سمجھ سکتا اور ضبط کر سکتا تھا جو علوم روایت و درایت سے سرشار، ذکی، بیدار اور قوی الحواس ہو، جسے متونِ حدیث کے علاوہ شروحِ حدیث سے عشق ہو۔ فتح الباری، عمدۃ القاری اور فقہ مذاہب میں شرح مہذب، مغنی لابن قدامہ اور کتب رجال سے واسطہ ہو۔ فکری و ذہنی صحت اور صلاحیت کے ساتھ ساتھ بحث و جستجو کا شوق اور حضرت شیخؒ کے جواہر پارے سمیٹنے کا عشق ہو۔ تاہم ذیل میں اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے درسِ حدیث کی کچھ جھلکیاں ناظرین کے سامنے پیش کر دی جائیں کہ اس سے اصل حقیقت کا سمجھ لینا قریب ہو سکے گا ؎ قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا

(۱) درسِ حدیث میں زیادہ تر توجہ، حدیثِ نبوی کی مراد واضح کرنے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھانے پر رہتی تھی اور مطمحِ نظر یہ رہتا کہ شرحِ حدیث میں اس کے تمام اطراف و جوانب اس طرح واضح ہو جائیں کہ اس کا کوئی گوشہ تشنۂ تکمیل نہ رہے۔ بالخصوص الفاظِ حدیث کا حل تو گویا آپ کے درسِ حدیث کی اصل روح ہے۔

(۲) جہاں حدیث کی مراد سمجھانے اور مفہوم کی وضاحت میں قواعدِ عربیت، تراکیب نحویہ، صرفی مباحث، علوم بلاغت یا منطق و فلسفہ کی ضرورت پڑتی ہے تو آپ انہیں بھی نہایت آسان بلکہ آسان سے آسان پیرایہ میں ڈھال کر سمجھاتے جسے ذکی اور متوسط تو سمجھ ہی جاتے، غبی سے غبی طالب علم کو بھی یہ شکایت نہ رہتی کہ وہ درس اور تقریرِ شیخؒ کو نہیں سمجھ سکا۔

(۳) حدیثِ نبوی کی مراد واضح کرنے میں آپ جگہ جگہ قرآنی آیات اور وحی الٰہیہ کو بطورِ ماخذِ حدیث یا بطور استدلال و استشہاد کے حسبِ موقع بیان فرماتے۔ اس سے جہاں مرادِ حدیث واضح، متعین اور آسانی سے دل نشین ہو جاتی وہاں بہت سے قرآنی مشکلات بھی حل ہو جاتے تھے۔

(۴) فقہ الحدیث پر تفصیل سے کلام فرماتے۔ ائمہ اربعہ کے مذاہب حسبِ ضرورت تفصیل سے نقل فرما کر ان کے مستدلات بیان فرماتے اور اس میں کسی قسم کا تساہل یا تعصب نہیں کرتے تھے بلکہ ائمہ اربعہ کے ان دلائل کو بھی بڑی کشادہ ظرفی اور خندہ جبینی سے بیان فرماتے جو ان مذاہب کے ائمہ اور فقہاء کے نزدیک سب سے زیادہ قوی ہوتے، پھر ایک ایک کر کے ان سب کا جواب دیتے اور مسلکِ حنفیہ کی ترجیح بیان کرتے، دوسرے مذاہب کے اعتراض کا دلائل سے بڑے آسان پیرائے میں شافی جواب دیتے چلے جاتے اور اگر روایت بظاہر مسلکِ حنفیہ کے خلاف نظر آتی تو آپ اس کی اس طرح لطیف توجیہہ کرتے کہ مسلکِ حنفیہ حدیث سے اقرب نظر آنے لگتا۔

(۵) اثناءِ درس میں جگہ جگہ متعلقہ مقامات پر شریعت کے اسرار اور اس سلسلہ میں اہم قیمتی نقاط بیان فرماتے جن سے ایمان میں تازگی اور یقین میں اضافہ ہوتا۔ اکابر علماء تصوف کے ارشادات، تمثیلات اور حقائق و معارف ایسے دل نشین انداز میں بیان فرماتے کہ سامعین مدتوں اس کا حظ اور لطف محسوس کرتے بلکہ وقت کے عظیم مفکر، داعی الی اللہ اور ایک صاحبِ حال بزرگ کے الفاظ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے

درسِ حدیث سے بڑے بڑے عقدے اور لاینحل گرہیں کھلتی اور اُلجھی ہوئی گتھیاں سلجھتیں ۔

⑥ عالی ہمتی اور بلند حوصلگی کا یہ عالم تھا کہ نقاہت وپیرانہ سالی، ضعف وکمزوری اور دسیوں اعذار وامراض اور ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود بھی پابندی سے درسِ حدیث دیتے رہے، اور بینائی کے بیحد کمزور ہونے کے باوجود مطالعہ کی پابندی طبیعتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ صبح دفتر اہتمام تشریف لاتے، دفتری امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ مہمانوں کا ہجوم، ان کے مسائل اور طلبہ اور دارالعلوم کے مسائل میں مصروف رہتے، پھر پونے گیارہ بجے سے (آخری گھنٹہ) بارہ بجے اور اکثر ساڑھے بارہ بجے تک دورۂ حدیث کے طلبہ کو دارالحدیث میں سبق پڑھاتے اور آخر سال میں جب اسباق زیادہ ہوجاتے تو دُوسرے وقت بھی سبق پڑھانے پر کمربستہ ہوجاتے۔ زندگی کے آخری سالوں میں طویل ایام کی دوپہر میں آرام وغیرہ تج دیا تھا اور مطالعاتی ذوق کا یہ عالم تھا کہ ایک بجے بعد دوپہر سے اڑھائی بجے سہ پہر تک باقاعدگی سے مطالعہ دیکھتے اور مطالعہ کے لیے بیٹھنے کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ دونو پاؤں لٹکائے، کتاب ہاتھوں میں اٹھائے، آنکھوں کے قریب لائے اور بغیر کسی تکیہ وسہارے کے دیکھتے رہتے تھے اور کبھی چارپائی سے نیچے اُتر کر فرش پر دوزانو بیٹھ کر کتاب دیکھتے رہتے۔

⑦ طلبہ پر حد درجہ شفقت اور ان کے ساتھ بے حد نرم لہجہ اور عجیب دلآویز رویہ اور سلوک رہتا، آپ کے درس میں ہر طالب علم کو سوال کرنے کی اجازت ہوتی تھی اور ہر طالب علم ہر قسم کا سوال کر سکتا تھا۔ بعض نادان طلبہ کے بے جا اور بیہودہ قسم کے سوالات پر کبھی بھی آپ کی جبین پر ناگواری کے آثار نہیں دیکھے گئے، بڑے تحمل سے اعتراضات سُنتے اور خندہ پیشانی سے جوابات دیتے۔ طلباء کے ساتھ ہمیشہ آپ کا معاملہ مربیانہ اور مشفقانہ رہا۔ طلباء بھی آپ کو ایک شفیق استاذ، ایک مہربان شیخ اور گویا ایک محبت کرنے والے باپ کی نظر سے دیکھتے۔ اللہ رب العزت نے آپ کی طبیعت میں ظرافت اور بذلہ سنجی بھی کامل طور پر جمع فرما دی تھی ۔ اثناء درس میں آپ کی یہی ظرافتِ طبع اور بذلہ سنجی دارالحدیث کو کشتِ زعفران بنادیتی تھی۔

⑧ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے درس حدیث کی تقریر ایک جامع اور ہمہ گیر لیکچر ہوتا جو مختلف النوع مضامین کو شامل اور علوم ومعارف کے بہت سے عنوانات کو مبسوط ہوتا مگر تقریر اس قدر صاف، شستہ اور سُلجھی ہوئی ہوتی کہ کمزور سے کمزور اور غبی طلباء کے چہروں پر بھی آپ کے درسِ حدیث کی طراوت، رونق اور بشاشت نمایاں طور پر نظر آتی اور ایسا معلوم ہوتا کہ مسئلہ کا ہر پہلو اور ہر ہر گوشہ نگاہوں کے سامنے آرہا ہے۔ درسی تقریر کا جو انداز بسط وتفصیل سال کے ابتداء میں ہوتا تعلیمی سال کے اختتام پر بھی وہی انداز رہتا۔

⑨ دورانِ درس بعض رواۃ کے اوہام، مؤلفین کے تسامح اور راوی کے متکلم فیہ ہونے پر تنبیہ فرماتے جس سے حدیث اور اس کے راوی کی اصل حیثیت واضح ہوجاتی تھی۔ سند کے مباحث میں بعض خاص خاص مواقع جہاں کوئی اضطراب ہو یا اہم اشکال ہو یا کسی قسم کا خلجان ہو، پر خصوصی توجہ دیتے اور تفصیل سے گفتگو کرتے تاکہ ہر قسم کا شبہ اور اشکال رفع ہوجائے۔ رواۃ حدیث پر فنِ اسماء الرجال کی حیثیت سے بحث فرماتے اور حسبِ موقعہ رواۃ حدیث کے حالات بھی بیان فرماتے۔ حدیثوں میں تعارض کی صورت میں آپ رفع تعارض کی ایسی دل نشیں، مُدلل اور آسان انداز سے توجیہات بیان فرماتے کہ سامعین کو یقین ہوجاتا کہ واقعتاً ان روایات میں کبھی تعارض ہوا ہی نہیں تھا۔

⑩ اثناء درس میں مختلف علوم وفنون کی اصطلاحات کی تشریح، مواقع استعمال، احادیثِ منسوخہ کی مکمل بحث، ردّ فرقِ باطلہ، احوال ائمہ حدیث اور اس قسم کے اہم عنوانات پر حسبِ ضرورت سیر حاصل بحث کے علاوہ جدید علوم کو بھی موجودہ دَور کی زبان و اصطلاحات میں حسبِ موقع بیان فرماتے۔ تاریخی واقعات، ملکی سیاسیات، اقتصادی ومعاشی مسائل، سائنسی ترقی پر گہری نظر اور تحقیق وتنقید کے ساتھ ساتھ اسلام کی صداقت وحقانیت پہ تفصیل سے روشنی ڈالتے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

بقیہ صفحہ ۳۵۴ : ——— شرح حقائق السنن سے

بقول زمانہ اور حالات کے بدلنے سے فتاویٰ کا حکم بدل جاتا ہے اگر اس شرح میں اسی طرز وانداز کو اختیار کیا جاتا تو اس کا فائدہ دوچند ہوجاتا۔

شروع میں ایک عالمانہ مقدمہ میں حدیث کے مبادی ومباحث پر گفتگو کی گئی ہے اور حدیث کی فضیلت وحجیت، تحریر وکتابت مصنفات حدیث کی قسموں، امام ترمذیؒ کے حالات، اُن کی جامع کی خصوصیات و شرائط اور شارح کے استاذ واستاذ الاستاذ کے حالات اور خود اُن کے سوانح درج ہیں ۔

دارالعلوم حقانیہ کے استاذ مولانا عبدالقیوم حقانی نے شارح کے خلف الرشید مولانا سمیع الحق ایڈیٹر "الحق"، کی نگرانی میں اس شرح کی ترتیب وتسوید کی ہے اور جابجا مفید حواشی بھی لکھے ہیں جو ہر لحاظ سے نفع بخش اور دینی وعلمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے ۔